

23876- طواف کا ایک چھ بھول گیا تو سمی سے فراحت کے بعد لگایا

سوال

بیت اللہ کے ارد گرد میں نے چھ چھر لگائے، میں بھول گیا تھا کہ طواف میں سات چھر ہوتے ہیں، مجھے یہ بات سمی کے دوران یاد آئی، تو پھر میں سمی کے بعد دوبارہ مطاف آیا اور ساتوں چھر لگایا، تو کیا مجھ پر کچھ لازم ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

عمرے یا حج کا طواف لازمی طور پر سات چھروں پر مشتمل ہوتا ہے، اس سے کم چھر طواف کے لیے ناکافی ہوں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے طواف کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

وَلَيَطْوُّفُوا بِالْبَيْتِ الْقَيْمَنَ.

ترجمہ: بیت عقیم کا طواف کریں۔ [حج: 29]

اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی عملی تفسیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی اور آپ نے سات چھروں پر مشتمل طواف کیا اور پھر فرمایا: (تم مجھ سے مناسک سیکھ لو) مسلم: (2286)

علامہ نووی رحمہ اللہ کے میں:

"سات چھر مکمل ہونا طواف کے لیے شرط ہے، ہر بار حجر اسود سے شروع ہو کر دوبارہ حجر اسود پر چھر مکمل ہو گا، چنانچہ اگر ایک قدم بھی کم رہا تو اس کا طواف شمار نہیں ہو گا، چاہے وہ باقی چھروں کے بعد مکمل میں رہے یا اپنے ملک میں واپس چلا جائے، پھر اس کی کو دم یا فدیہ وغیرہ دے کر بھی مکمل نہیں کیا جا سکتا ہے۔" ختم شد
البجوع" (8/21)

دوم:

طواف کے چھروں میں تسلسل قائم رکھنا ملکی اور حنبلی فقہائے کرام کے ہاں شرط ہے، چنانچہ اگر طواف کے چھروں کے درمیان تسلسل لبے و قنفی کی وجہ سے مقطوع ہو گیا تو اسے اپنا طواف دوبارہ کرنا ہو گا۔

جیسے کہ "کشاف القناع" (2/483) میں ہے کہ:

"اگر طواف کے درمیان اتنا لباؤ قنفہ کریا کہ عرف میں اسے لمبا سمجھا جائے چاہے بھول کر کرے یا عذر کی وجہ سے لمبا و قنفہ کرے تو اس کا طواف ناکافی ہو گا، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کے چھروں کو تسلسل کے ساتھ لگایا تھا اور پھر فرمایا: (تم مجھ سے مناسک سیکھ لو)" خصر اختم شد

مزید کے لیے دیکھیں: "مواہب الجلیل" (3/75)، "الموسوعۃ الفقیہیۃ" (29/132)

دائی فتویٰ کیمیٰ کے فتاویٰ: (11/253) میں ہے:

"اگر حاجی طواف افاضہ کرے اور طواف کا کوئی چھر بھول جائے تو فاصلہ لمبا ہونے کی صورت میں طواف دوبارہ کرے گا، اور اگر فاصلہ لمبا نہ ہو تو پھر بھولا ہوا چھر لگائے۔" ختم شد

جمسور فضیلہ نے کرام جن میں ائمہ اربعہ بھی شامل ہیں، سب کہتے ہیں کہ : سعی کو طواف سے پہلے کرنا جائز نہیں ہے، اور اگر کوئی پہلے سعی کر لیتا ہے تو اس کے لیے ناکافی ہوگی۔

جیسے کہ ابن قدامہ رحمہ اللہ "المغنی" (3/194) میں کہتے ہیں :

"سعی طواف کے بعد ہوتی ہے، اس لیے طواف کے بعد سعی نہ کی جائے تو سعی صحیح نہ ہوگی، چنانچہ اگر کوئی طواف سے قبل سعی کر لے تو اس کی سعی صحیح نہ ہوگی۔ یہی موقف مالک، شافعی اور اصحاب رائے کا ہے۔" ختم شد

اس بنابر سعی سے فراغت کے بعد آپ کا ساتواں چکر لگانا طواف میں شامل نہیں ہوگا، کیونکہ درمیان میں فاصلہ اور وقفہ بہت لمبا ہو گیا ہے۔

اسی طرح آپ کی سعی بھی شمار نہیں ہوگی؛ کیونکہ سعی طواف مکمل ہونے سے پہلے کی گئی ہے۔

لہذا : آپ ابھی تک اپنے احرام کی حالت میں ہیں، آپ پر احرام کے تمام مختصرات سے بچا لازم ہے، اور کہ واپس جائیں، وہاں جا کر طواف اور سعی کریں، پھر بال منڈوانیں، یا کتروانیں، اس طرح آپ کا عمرہ مکمل ہو جائے گا۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے ایک عورت کے بارے میں پوچھا گیا کہ : اس عورت نے طواف افاضہ کے چھ چکر لگائے اور وہ یہ سمجھ رہی تھی کہ اس کے سات چکر ہو گئے ہیں، پھر سعی اور بال کتروانے کے بعد اس نے ایک چکر لگایا تو کیا اس کے لیے یہ عمل جائز ہے ؟

انہوں نے جواب دیا :

"اگر اسے یقین ہے کہ اس نے چھ چکر ہی لگائے تھے تو لبے و قلنے اور فاصلے کے بعد ساتواں چکر شامل کرنا منید نہ ہوگا، چنانچہ اس عورت پر لازم ہے کہ شروع سے طواف دوبارہ کرے۔ لیکن اگر محسن اسے شک ہی ہے کہ طواف مکمل کرنے کے بعد اسے لگا کر 6 چکر لگائے تھے تو اس کی طرف توجہ مت دے۔" ختم شد

"مجموع فتاویٰ شیخ ابن عثیمین" (22/293)

واللہ اعلم